فلسفۂ قدیم
۴۸
بسلسلہ تصانیف
فلسفہ
مصنفہ
حضرت حکیم الامت علامہ

باسمہٖ سبحانہٗ

فلسفۂ عزا

مجالس قومی زندگی کا وہ ادارہ ہے جس کی بنیاد خود رسولؐ خدا نے ڈالی۔ ایک مرتبہ نہیں بلکہ اپنی زندگی میں مکرر۔ امام حسینؑ کی ولادت ہی کے روز ام الفضل کی گود سے لے کر حسینؑ پر گذرنیوالے واقعات کو یاد کر کے بیان فرمایا اور بیحد روئے۔ (مشکوٰۃ ص۴۹۸)

دوسری مجلس ام سلمہ کے گھر میں برپا کر کے خاک کربلا جبرئیل امین کی لائی ہوئی دی۔ ام المومنین سے واقعہ شہادت امام حسین بیان فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جس روز یہ خون ہو جاوے سمجھنا میرا فرزند حسین شہید ہو گیا۔ (بیہقی، طبرانی، بغوی)

یہ دو حسینؑ کی زندگی کی مجلسیں ہیں۔ تیسری مجلس روز عاشورہ ام سلمہ ام المومنین کے گھر میں رسول خدا

نے قائم کی اور گرد و غبار سے اٹے ہوئے خون امام سے شیشہ بھرے خواب میں ام سلمہ کی تشریف لائے اور ذکر مصائب فرما کر رلایا۔ چوتھی مجلس اسی روز ابن عباس کے گھر میں آکر برپا کی، اسی صورت سے جس شکل سے ام المومنین ام سلمہ کے گھر میں برپا ہوئی، اسی شکل سے براء ابن عاذب کو بصرہ میں اور شام میں عامر بن سعد بجلی کے گھر میں (مشکواۃ ص۲۹۹ ترمذی جلد ۲ ص۲۱۸ طبرانی، حاکم، بیہقی)

جناب امیرؑ نے امام حسینؑ کی زندگی میں اس مجلس کو برپا کیا۔ کنارہ فرات سے گذر ہوا اور فرزند کے واقعات شہادت بیان کر کے اتنا روئے کہ ریش اقدس تر ہو گئی (طبرانی، بیہقی، حاکم)

حدیثوں میں تو مجلس عزائے امام حسین کی بنیاد حضرت آدم کے وقت سے قائم ہے حضرت آدم روئے اور خدا ذاکر بنا۔ حضرت نوحؑ کوہ جودی پر روئے اور خدا نے ذکر مصائب کیا۔ حضرت ابراہیم کو ذبح جناب اسماعیل کے بدل واقع ہونے کے بعد خدا نے ذکر "ذبح عظیم" فرما کر رلایا۔ حضرت اسماعیل کے انہوں نے روز عاشورہ فرات کا

یانی نہ پیکر مصیبت امام کی ذاکری کی۔ حضرت موسیٰ نے
روز عاشورہ کو یوم غم منانے کی ابدی تاکید کی۔ حضرت یرمیا
حضرت حزقیل، حضرت یسعیا اور یوحنا حواری نے واقعہ شہادت
کا ذکر کیا دیکھو کتب احادیث اور ہماری کتاب "نبیوں کا ماتم"
غرض کہ یہ وہ غم تھا کہ ہزاروں سال قبل از ولادت امام حسین
انبیاء نے منایا، خود رسول خدا نے منایا علی مرتضیٰ نے منایا۔
ام المومنین ام سلمہ نے منایا ابن عباس بزرگ تابعی نے منایا
رسول کے گھرانے والوں نے منایا، ائمہ ہدیٰ نے مجلسیں برپا کیں
اور شاعروں سے مرثیہ پڑھوا کر انعام دیئے۔ اور اپنے اصحاب
وتابعین کو مجلس خوانی کی تاکید فرمائی۔ کبھی زرارہ ابن اعین کو
کبھی ریان بن شبیب کو۔ رسول خدا کا بوڑھا صحابی جابر
بن عبد اللہ زیارت قبر امام حسین کے لئے مدینہ سے کربلا
آیا اور قبر امام پر رویا۔ ام المومنین ام سلمہ امام حسین کی شہادت
کے بعد سال بہ سال زنان مدینہ سے پرسالے کر رویا کرتیں۔
جنوں نے امام حسین کی مرثیہ خوانی کی (اکام المرجان) تاریخ
الخلفاء ص۱۴۲ محتبائی صواعق المحرقہ ص۱۰۱ مصری) ستر ہزار فرشتے
قیامت تک قبر امام پر مجاور رہیں گے اور روئیں گے غنیۃ الطالب بحث عاشورہ

غرض کہ مجالس عزائے امام حسین شیعوں کے مذہبی، تمدنی، اخلاقی، معاشرتی، سیاسی، نفسیاتی، اقتصادی زندگی کا اساس ہیں۔

مجالس عزا ایک وسیع و بسیط ادارہ ہے، دارالعلوم ہے، جہاں ہر شعبۂ زندگی کا درس ہوتا ہے۔ مجلس صرف تعزیہ علم، جلوس، امامبارا، ضریح ماتم و نوحہ خوانی کا نام نہیں ہے بلکہ اس کے اغراض نہایت بلند اور پُر شکوہ ہیں۔ سنو! سنو!

(۱) مجالس عزا اسلام کی تبلیغ ہے جس کی بنیاد رسول خدا نے ڈالی ہے اور جس کی ترویج آنحضرت کے گھرانے نے اپنے کارناموں سے کی۔ تعلیم الٰہی و تعلیم رسالت پناہی کے درس ہوتے ہیں۔ خدائی احکام کی تعلیم ہوتی ہے۔ آیات قرآنی کی صحیح تفسیر بیان ہوتی ہے انبیا و اولیا کے تعلیمات سے اہل مجلس کو درس دیئے جاتے ہیں۔ ائمۂ ہدیٰ کے کارناموں پر تبصرے ہوتے ہیں اُن کی پاک زندگی سے اقوام عالم کو روشناس کیا جاتا ہے، اُن شبہات کا ازالہ کیا جاتا ہے جو وقتاً فوقتاً اسلام پر پیدا ہوتے ہیں۔ حاضرین مجلس کو اچھا

خاصہ مفید کوئی درس دے کر مجلس سے رخصت کیا جاتا ہے۔

آج دنیا کی قومیں پروپیگنڈے کے ذریعہ اپنی زندگی قائم رکھتی ہیں۔ جس میں کم و بیش جھوٹ شامل ہوتا ہے لیکن اگر پروپیگنڈا نہ ہو اور صرف مقصد کی تبلیغ ہو صحیح اصولوں سے تو کوئی وجہ نہیں کہ دور دراز ملکوں میں کچھ دوست نہ پیدا ہوں اور اس مقصد اعلیٰ سے دلچسپی لینے والے بطور سفیر و ایلچی کے کام نہ شروع کر دیں اور یہ مقصد و تحریک دور دراز ملکوں میں پہونچکر لوگوں کو اس مقصد سے ہمدرد نہ بنائے امام حسین کے مقصد شہادت نے بیشک بطور اسلام کے جزو اعظم کے ہر متلاشی مذہب کو اپنی طرف کھینچا اور ساتھ ہی اس کے اپنی ابدی خوابگاہ کو کرۂ زمین کے ہر گوشہ میں اخلاقی، معاشرتی، سیاسی مرکزیت تسلیم کرا لیا ہے اور ہمدرد پیدا کر لئے ہیں جو حسینی حکومت کے سفیر و ایلچی کا کام کرتے ہیں۔ حسینیوں کو اپنے تبلیغی مجالس سے بین الاقوامی رابطہ کو مضبوط کرنا چاہئے اور اُن روابط کی بنیادوں کو مضبوط کرنا چاہئے۔

ہم کو کسی مذہب کے خلاف سازش کی ضرورت نہیں

ہے۔ ہم کو نہایت فراخ دلی و کوشش سے غیر اقوام کو حسینیت کا سفیر و ایلچی بنانا چاہیے اور صرف یہ بتانا چاہیے کہ حسینیت کیا ہے۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو بیشک حسینیت کو زبردست بین الاقوامی ہمدردی حاصل ہو کر تمام اقوام میں رشتۂ اتحاد پیدا ہو جائیگا۔ جس کی خود امام نے واقعہ شہادت سے تعلیم دی ہے۔ اور اپنے پیغام کو یہودیوں کے راہبوں کے صومعہ نشینوں نصارا تک پہونچایا ہے۔ دربار یزید میں سفیر روم نصرانی کو اپنا سفیر بنایا۔ راہ کوفہ و شام کے دیر نشیں راہبوں سے سفارت کرائی ہے۔ ہم کو بھی غیر اقوام سے سفارت حسینی کی جان توڑ کوشش لازم ہے۔

(۲) مجالس عزا تربیت نفس کی ضامن ہیں حسینؑ کے مظلوم سے ہمدردی مظلوموں سے ہمدردی سکھاتی ہے حسین کا ایثار و قربانی انسان کو ایثار و قربانی سکھاتی ہے ظالم سے نفرت ظلم سے بچاتی ہے۔ اعلےٰ ذات والی ہستی سے محبت سکھاتی ہے۔ حسین کی حمایت حق کا حامی بناتی ہے۔ صبر و استقلال حسینی کی یاد صابر و مستقل مزاج بناتی ہے حسین کی خدا پرستی سچا خدا پرست بناتی ہے۔ حسین کی شہادت

موت سے بیخوفی کی تعلیم دیتی ہے۔ حسین کی شجاعت و بہادری نامرد و بزدل کو شجاع و بہادر بناتی ہے۔ اور سب مجالس عزا ہی کی بدولت ہے اور باسلیقہ خطیب و واعظ ہی کے ذریعہ سے ممکن ہے۔

(۳) جس راست گوئی و صداقت کی تائید و حمایت میں امام حسینؑ نے اپنی عزیز جان جملہ مصائب اٹھا کر دی اس کا یہ صلہ نہیں ہے کہ اس متبرک ممبر اور مقدس مجلس میں جھوٹی روایتیں غلط حدیثیں پڑھی جاویں اور جاہلوں غافلوں کو خوش کرنے کی غرض سے کام لیا جاوے اور قرآنی لعنتوں کا مستحق بنایا جاوے۔ اس لئے مجالس عزا راست گفتاری اور صدق مقالی سکھاتی ہے۔

(۴) مجالس عزا بہترین ذریعہ خطابت و شاعری و ادبیت کی تعلیم گاہ ہے۔ اس مجلس سے فن فصاحت و بلاغت و علم معانی بیان کی تعلیم حاصل ہوتی ہے۔ اور انسان کو مجالس سے بہتر موقع تقریر و خطابت سیکھنے کا نہیں مل سکتا۔ یہی وہ درس خارج کا ذریعہ ہے جس کے صدقہ میں تقریر و خطابت کی مہارت حاصل کی جا سکتی ہے۔

(۵) انبیاء مرسلین کے صحیح تاریخی واقعات ہر عہد و زمانے کے کفار و مشرکین کے مشرکانہ داؤں پیچ مومنین و تابعین انبیاء و ائمہ کے دفاعی تدبیریں ہر ایک کی اخلاقی، معاشرتی، تمدنی، زندگی کا تاریخی مواد حاضرین مجلس کو فراہم ہو سکتا ہے۔ اور حالات ماضیہ سے سبق لے کر موجودہ ضرورتوں کو پورا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس مجلس سے بہتر کسی کالج، اسکول، یونیورسٹی سے ایسے تاریخی سبق نہیں مل سکتے

(۶) انفرادی زندگی کے عادی مجلس عزا سے اجتماعی زندگی کا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ شانہ بشانہ پہلو بہ پہلو ہزاروں ہر طبقہ کے ایک سطح زمین پر بیٹھتے ہیں۔ جس سے اجتماعی زندگی کا سبق ملتا ہے۔ مجالس عزا کے منعقد کرنے اس کے سامان مہیا کرنے، اس کے رد اسم ادا کرنے میں باہم اشتراک عمل و یک جہتی ہوتی ہے۔

(۷) مجلس عزا خدمت خلق کرنا سکھاتی ہے، مجلسی وعدوں کے لئے گھر گھر پھرنا اور شرکاء مجلس کی خاطر مدارات و آسائش کا حسب حیثیت و امکان سامان کرنا بانی مجلس ہی کا فریضہ نہیں ہوتا بلکہ ایک دوسرے کی خدمت کو بھی موجب

ثواب سمجھتا ہے۔

(۸) مجلس انسان کو ذکر و فکر کا عادی بناتی ہے۔ سامع ذاکر و خطیب کے بیانات پر غور و فکر کرتا ہے اور اس سے متاثر ہو کر نتیجہ نکالتا ہے اور جو اس اثر کو لے کر اُٹھے اور اس اثر کے بقا کی کوشش کرے تو اچھا خاصہ مفکر و مذکر بنجاتا ہے۔

(۹) مجالس عزا در حقیقت بین الاقوامی جلسے ہوتے ہیں جن کو کسی قوم و مذہب سے خصوصیت نہ ہونی چاہئے اقوام عالم کو دعوت ہونا چاہئے جو مجالس کے لئے صحیح رائے قائم کرسکیں اور مخالفین عزا کو غلط پروپگنڈے کرکے بدنام کرنے کا موقع نہ ملے۔ ساتھ ہی غیر مذاہب اپنے لئے معلومات کا ذخیرہ جمع کریں مجالس کے افادی پہلوؤں سے خود فائدے اٹھادیں اور اہلمجلس کو اپنے مفید مشوروں سے مستفید کریں۔ اپنی اچھی باتوں کی غیر مذاہب کی اچھائیوں سے تائید کرو، اُن کی برائیوں کو اُچھال کر بددل و متنفر نہ بناؤ، غیروں کی دلچسپی کا سامان کرو

(۱۰) مجالس حاضرین کو خدا و رسول سے ارتباط پیدا کرنے اور ناخدا شناس بندے کو خدا شناس بندہ بنانے کا پُر زور ذریعہ ہے۔ یزیدیوں کی ناخدا شناسی اور رسول کی

بے احترامی، ایک طرف سنی جاویگی، اسی کے مقابلے میں امام حسینؑ اور ان کے رفقاء کا راہ خدا میں مٹنا، تسلیم و رضا خدا پرستی اور رسولی احترامات کو سنکر سامع اپنے اس رشتہ اور رابطہ کو بھی مستحکم کرے گا جو اُس کو خدا و رسول و امام سے ہے اور اُن باتوں کو پائے استحقار سے ٹھکرا دے گا جو یزیدیت کی نشانی ہیں۔ جب حاضرین مجلس یہ سنیں گے کہ امام حسینؑ مع اعزا صبح عاشورہ اپنی شہادت کا تین دن کی بھوک پیاس میں یقین رکھتے تھے پھر ابن سعد سے ایک شب کی مہلت مانگ کر مزید ایک شب کی بھوک پیاس کی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں نہم محرم ہی کو شہادت قبول کر لی ہوتی۔ لیکن یہ مہلت ترک تعلقات دنیا کے بعد مخصوص عبادت الہی کے واسطے طلب کی گئی تھی اور بجائے اسلحہ درست کرنے کے شب کو عبادت خدا میں کاٹنا۔ عاشور کی نماز ظہر اور نماز عصر کس طرح ادا کی یہ شوق عبادت امام حسینؑ کا معلوم کر کے سامعین کو سمجھنا ہوگا کہ بیشک خلقت انسانی عبادت کی غرض سے ہے اور ترک عبادت معبود نہ انسانیت ہے نہ حسینیت ہے۔ نہ مجلس و ماتم میں رونا پیٹنا بغیر عبادت کوئی فائدہ مند ہے۔

(۱۱) یہ مجلس دنیاوی شغف اور محبت دنیا میں مدہوش انسان کو جو موجب دین فراموشی ہو دور کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ امام حسینؑ نے بیعت یزید نہ کر کے منافع دنیاوی کو ٹھکرا دیا راحت و آرام کی پرواہ نہ کی، علائق دنیا کو اس طرح قطع کیا جس کی نظیر نہیں۔ گھر بار وطن دوست و احباب مال و اسباب چھوڑا، عزت دی، آب و دانہ چھوڑا اپنی اور بال بچوں عزیزوں دوستوں کی پیاری جان سے دست برداری کی، نیا لباس اتار کر پرانا قمیص جا بجا سے چاک کر کے پہن لیا، جان عزیز دیکر اس دنیائے دنی سے منہ موڑا۔ یہ واقعات مجلس میں سنکر وہ کون دنیا پرست ہے جو تاسی امام نہ کرے اور اُن ہولناک مناظر کو جو حب دنیا میں یزیدی درندوں کے ہاتھوں ظہور میں آئے اُن نتائج بد کی طرف دوڑے اور باطل پرستی کے لئے دنیا کو گلے کا ہار بنا دے۔

(۱۲) وہ قوم جس کے مذہب میں غیبت امام میں جہاد جائز نہ ہو جس کو نہ کسی کی جان لینا جائز ہو نہ اپنی جان دینا جائز ہو وہ صلح کل و امن پسند قوم اسی حال میں صدہا سال گذرنے پر ہرگز اس کام کی متحمل نہیں رہ سکتی کہ چھیڑے جانے اور

غصب حقوق و تہاجم کے دفاع کی قوت و قدرت رکھ سکے،
عضو معطل و بیکار ہو کر فنا ہو جاویگی۔ اُس میں حفاظت خود اختیاری
و دفع کی قوت بھی نہ رہے گی۔ یہ غم حسین و مجالس عزا ہی کی
برکت ہے کہ اُس امام مظلوم کے بہادرانہ کارنامے سنتے سنتے
اُن میں فوجی اسپرٹ مفقود نہیں ہوئی اور موقع پر وہ حسینی
اسپرٹ میں اپنے مذہبی، سیاسی، معاشرتی و معاشی زندگیوں
کو محفوظ رکھ سکے اور آئندہ بھی صحیح مذہبی لائنوں پر زندہ
رہیں گے۔ وہ امام حسین و جناب عباس و جناب علی اکبر و حبیب
ابن مظاہر و مسلم ابن عوسجہ وغیرہ کی فداکاریوں کو نہ بھولے ہیں
نہ بھول سکتے ہیں۔ سینہ زنی جوش و خروش سے قمع زنی زنجیری
ماتم اُن کی مارشل اسپرٹ کو مردہ نہیں ہونے دیتی، کربلا کی
محیر العقول بہادری کے کارنامے سن سنکر جوش و ولولے میں
کمی نہیں آنے پاتی جس کا بیّن ثبوت تاریخ شیعہ ہے۔

(۱۴) اسلاف و بزرگان شیعہ کے قصص و حکایات
سنکر قربانی و ایثار کی بہترین تعلیم ہوتی ہے۔ صرف عمل کی
کمی ہوتی ہے ورنہ قوم شیعہ پیکر ایثار و قربانی بن کر اقوام
عالم کی خدمت کر کے خلق اللہ کو فائدہ پہونچا کر تسخیر عالم کر لیتی

(۱۴) سست و کاہل طبایع محنت و مشقت سے بھاگنے والے کچھ نہیں تو کم از کم ایام عزا میں شرکت مجالس و فراہمی سامان مجالس و خدمت صاحبان عزا کر کے سستی و کاہلی کو دور کرتے ہیں۔ اگر وہ عرب کی گرمی و تپش میں امام حسین کے خورد سال بچوں، پردگیان عصمت و طہارت کے صعوبات سفر اٹھانے کا محنت و مشقت کا اندازہ کرتے تو ہرگز سست و کاہل بنکر شیعوں کے لیے بدنما دھبہ نہ بنتے۔ امام حسین ع کا گرد خیام بنفس نفیس خندق کھودنا، شب عاشورہ میدان جنگ کا صاف کرنا، روز عاشورہ تین روز کی بھوک و پیاس میں عزیز و اقارب کے صدمہ جھیل کر شہدا کی نعشیں مقتل سے اٹھا کر ایک جا جمع کرنا اور نہ تھکنا یاد کرتے تو جفاکشی و محنت سے ہرگز جان نہ چراتے۔

(۱۵) مجلس رقت قلب پیدا کرتی ہے۔ بے رحمی، قساوت قلبی، سخت دلی و ظلم و جور کی یزیدی داستانیں سنکر خواہ مخواہ سخت ترین قلوب متاثر ہوتے اس لئے کہ مظلوم و مصیبت زدہ سے ہمدردی فطری ہے اور اس تاثر کا نتیجہ سخت دل کو رقیق القلب بناتا ہے اور سخت دلی کو

یزیدیت سمجھکر بیزار و متنفر ہوتا ہے۔ مصائب سید الشہدا ء
سنکر رونا یا رونے والے کی صورت بنانا اور غم کی تصویر بنجانا
اور حدیثوں میں اس کی تاکید سنا۔ سخت دلی کا بہترین علاج
ہے جو تمام بد اخلاقیوں کا سرچشمہ ہے۔ شقی القلب کی روح
میں پُر زور تحریک پیدا ہوکر رحمدلی کے جذبات میں بلا کا
طلاطم پیدا ہوتا ہے۔

(۱۶) محبت و ہمدردی ایسی چیز نہیں ہے جس کے محاسن
سے کسی زمانے میں انکار کیا گیا ہو، نظام تمدن کا اساس ہے
اصحاب امام کی آپس میں ایک دوسرے سے محبت و ہمدردی
کی مثالیں کتنی سبق آموز ہیں۔ امام حسین پر سے فدا ہوجانے
کا تو سب ہی کا مسلمہ نظریہ تھا لیکن غور سے دیکھو، ایک
جان نثار دوسرے پر جان نثاری میں سبقت کرکے باہمی محبت
کی بے مثال مثالیں ہیں۔ مجلسیوں کا ایک صف میں بیٹھنا،
دوسروں کو اپنے اوپر مقدم کرنا اور اچھی جگہ پر بٹھالنا خود پست
جگہ بیٹھنا، راحت رسانی کی فکر کرنا، محبت سے پیش آنا بزرگوں
کی توقیر چھوٹوں پر شفقت کیسی محبت و ہمدردی کی مثالیں ہیں
مجلس کے حصص میں مساوات، اغنیا کا مفلوک و محتاجوں کی

ضروریات سے باخبر ہونے اُن کی مایحتاج کی فراہمی ومواسات کا بہترین ذریعہ ہے۔

(۱۷) باہمی منافرت بغض وعناد عداوت کے دور کرنے اور صلح ذات البین کا مجلس میں بیٹھکر بہترین موقع ہے۔

(۱۸) مجلس فسق وفجور ومنہیات سے بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ایام غم کی وجہ سے کم از کم ناچ رنگ، خوشی کے سامان اور دل بہلانے والے کھیل کود، سنیما تھیٹر، قمار بازی، لہو ولعب وغیرہ کو از خود ترک کر دیا جاتا ہے۔ امام کی شہادت عالم بھر سے فسق وفجور کی بڑھتی ہوئی رو کو روکنے کی غرض سے ہوئی تھی بجز اس کے اور کوئی غرض اس قربانی کی تھی ہی نہیں مجلس میں اُن بار بار کے تذکروں سے ایک بد اخلاقی کی کہاں تک اصلاح نہ ہوگی اور شقاوت ترک کر کے کہانتک سعادت حاصل کرنے کی کوشش نہ ہوگی۔

(۱۹) مجالس عزا فنافی اللہ ہونے کا سبق دیتی ہیں۔ واقعات حسینی سننے والا کس طرح سے امام اور ان کے انصار نے ہر شئے اپنی راہ خدا میں مٹادی۔ تمام خواہشات دنیا اور تعلقات دنیاوی کو راہ خدا میں بے حقیقت سمجھا اور رضائے

الٰہی میں مرمٹے جب اس فنا فی اللہ ہونے کے مرقعے سامنے پیش ہوئے رہیں گے تو ایک حقیقت شناس کہاں تک راہ خدا میں خواہشات نفسانی کو نہ مارے گا۔

(۲۰) مجالس عزا سخاوت و بذل مال کی عادت ڈالتی ہے۔ بخیل و کنجوس کو بھی تھوڑا بہت صرف مال پر مجبور کرتی ہے سامان مجلس چراغ بتی، فرش، پانی و تقسیم حصص میں کچھ نہ کچھ خرچ کرنا ہی پڑتا ہے اور اس حصہ کو امام کے نام سے نسبت پیدا ہونے کی وجہ سے تبرک قرار دے کر تقسیم کنندہ اور لینے والا دونوں کے لئے برکت سمجھا جاتا ہے بھوکے اس سے سیر ہوتے، اور پیاسے شربت پی کر سیراب ہوتے ہیں۔ حسینؑ و اطفال حسینی کو بھوک پیاس کی تکلیف پہونچا کر یزیدیوں کو اپنی فتح و کامرانی اور سخت دلی کے ثبوت دینے کا جو موقع ملا تھا دوستوں کو سبیلیں پیاسوں کے نام پر رکھ کر تقسیم حصص کر کے یزیدیوں کے منصوبوں کو فتح مندی کے دائمی شکست دی جاتی ہے اور بھوکے پیاسوں کو سیر و سیراب کر کے سخاوت کے فیوض و برکات سے انسان فیضیاب ہوتا ہے اور راہ خدا میں بذل وجود و سخا کا مظاہرہ کرتے ہوئے "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا" کا مصداق بنتا ہے۔

(۲۱) مجلس عزا انسان کو تواضع و انکساری، فروتنی و مساوات کا سبق دیتی ہے۔ غریب و امیر دوش بدوش آگے پیچھے ایک فرش پر بیٹھ جانے پر بھی کسی کو تکلف نہیں ہوتا۔ اور خلاف اس حیوانی عزت کے نہیں سمجھتا یہ کیوں ؟ صرف اس لئے کہ اُن کا امام تین روز تک جلتی زمین پر بے گور و کفن پڑا رہا اس لئے زمین کی نشست تخت نشینوں کے عزت بن گئی ہے۔ اسی طرح سے جو ہاتھ اپنی مملوکہ چیزوں کو اٹھانے میں بے عزتی سمجھتے تھے ان کو مجلسی حصّہ لینے میں عزت و افتخار قرار پایا۔ دنیاوی شیخی و تکبر کی اصلاح ہوتی ہے، امرا خود اپنا بوجھ اٹھانے کے عادی بن سکتے ہیں۔

(۲۲) بھولے بسروں غیر شناسا لوگوں سے مجالس کے ذریعہ رسم و راہ اور ملاقات ہوتی ہے۔ دور و دراز ملکوں سے آنے والوں سے میل جول اخوت و برادری پیدا ہوتی ہے۔ شادی بیاہ اور تجارت کا سبھی کے نئے نئے مواقع ہاتھ آتے ہیں۔ ایک دوسرے کے آداب و اخلاق، طرز معاشرت سے خبردار ہوتا ہے اور انتشار قومی و نسلی کو "لتعارفوا" کی محکم ترین کڑی سے جوڑ کر اتحاد پیدا کیا جا سکتا ہے۔

(۲۳) مجلس عزا جس طرح سے مدرسہ کالج یونیورسٹی تعلیم و تعلم کی جگہ ہے اسی طرح سے وہ کانفرنس، لیگ، کانگریس مجلس مشاورت، لیگ آف نیشن، ایجوکیشنل کانفرنس بھی ہے زیر صدارت واعظ و خطیب سیاسی، معاشرتی، معاشی، تمدنی اقتصادی، مذہبی ضروریات پر سکون نفس کے ساتھ تبادلہ خیالات آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ جن قوموں کے پاس کوئی ادارہ نہ ہو وہ پنڈال بنا دیں، صدر تلاش کریں، دستورالعمل بنا دیں۔ عزاداروں کی مجلسیں بہتر اور آسان طریقوں سے اپنے لئے لائحہ عمل بنا سکتی ہیں اُن کو کسی نام سے کوئی انجمن یا ادارہ قائم کرنے کی ضرورت ہی نہیں اور مختلف ناموں سے انجمن بازی کر کے نہ کسی قومی و مذہبی تصادم کا خطرہ ہے نہ تفرق و انتشار کے مجرم بن سکتے ہیں۔ ہر شخص اپنی مجلسوں کو مخصوص تحریکوں سے نامزد کر کے اُس تحریک کے چلانے کی ذمہ داری لے سکتا ہے اور اس طرح مجالس کی تنظیم سے بہترین فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور قومی سرمایا بہت کچھ بچایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ حسینیت کی روشنی میں ہو اُس وقت کسی قوم یا حکومت وقت سے بھی کوئی تصادم کا خطرہ نہیں ہے۔

(۲۴) مجالس کے ذریعے شرکا کے عادات واطوار اخلاق کے مدارج کا حال معلوم ہوتا اور مردم شناسی کا بہترین ذریعہ ہے۔ انسان کی مذہبی زندگی ایمانی شغف کا پتہ چلتا ہے۔ واعظ وخطیب کو مجلس کے مناسب حال ومحل وموقع شناسی سے بیان وتخاطب و رنگ مجلس دیکھ کر حسب ضرورت و حسب حال ومناسب خطابت وذاکری سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا ہے۔

(۲۵) مذہبی حریت وآزادی کے ترانے نوحہ مرثیوں و خطب ومواعظ میں سنکر جماعتوں کو حریت وآزادی کے سبق ملتے ہیں اور امام کی حریت نوازی کے واقعات سے باسلیقہ واعظ وخطیب سامعین کی رگوں میں حریت کا خون دوڑا سکتا ہے اور آزادی کی اُمنگ پیدا کی جاسکتی ہے جو اصول حسینیت کے ماتحت ہو۔

(۲۶) مجلس حلال کمائی کی عادت ڈالتی ہے ناجائز ذرایع غصب، سودی روپیہ لے کر مجالس عزا میں صرف کرنا حصول ثواب کی بیجا تمنا کرنا ہے۔ اس سے انسان کو حلال وحرام میں امتیاز پیدا ہوتا ہے اور حلال کمائی کی عادت پڑتی ہے۔

(۲۷) مجالس عزا کی بدولت انسان کو طہارت و نجاست میں امتیاز پیدا کرنا ہوتا ہے۔ بانیٔ عزا امام حسین سے منسوب اشیاء میں نہایت طہارت و پاکیزگی کو جو لائق قبول امام ہو ملحوظ رکھتا اور نجاست کو پاس نہیں پھٹکنے دیتا ہے۔

(۲۸) مجلس پابندی و عزتِ وقت سکھاتی ہے۔ بانیٔ مجلس یا شرکاء مجلس اگر ایک بھی ان میں کا وقت کی عزت و پابندی کا عادی ہے تو ایک دوسرے کو ٹھیک وقت سے جمع ہو جانے پر مجبور کر سکتا ہے اور کام میں پابندی وقت کی عادت ڈالی جا سکتی ہے۔

(۲۹) مجلس انسان کو علم مجلس سکھاتی ہے۔ بڑوں کی تعظیم و توقیر چھوٹوں سے بزرگانہ سلوک کی بد تہذیبی، بد اخلاقی، شور و غل، دنگا و فساد، متکبرانہ انداز سے پیش آمد پاس نہیں پھٹکتی، غیبت و دشنام سے باز رکھتی ہے۔

(۳۰) مجلس قومی تنظیم و ڈسپلن قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ماتمی، دستوں، جلوسوں نوحہ خوانوں کی حلقہ بندی اپنے قائد و لیڈر کی اطاعت، مرکز خیال میں ہم آہنگی و یک سوئی، خیالات و ارادے کی یک رنگی تمام شرائط تنظیم کا مکمل ذریعہ ہو

مجالس عزا میں بہترین اصول تنظیم کی علمی و عملی تعلیم ہے والنٹیری واسکاوٹ کو انہیں نوحہ خواں نوجوانوں کے جو حسینیت کے رنگ میں رنگ چکے ہوں بنا سکتے ہو یہ حسینی دستے ہیں انہیں کا فرض ہے کہ حسین کے نام پر خدمت خلق اللہ کریں۔

(۳۱) صنف نازک کے لئے خصوصیت سے مجالس عزا پردگیان عصمت و طہارت جناب زینب وجناب ام کلثوم کے صبر و استقلال و ہمت سے سبق لینا چاہئے اور ساتھ ہی عصمت و عفت کا پیکر بننا چاہئے۔

(۳۲) کربلا والیوں نے کربلا کے ہیبت ناک واقعات میں مردوں سے جو اتحاد عمل و اشتراک عمل کی حیرتناک تصویریں پیش کیں، ان کو مجلس میں سنکر اپنے کنبہ والوں اور مردوں سے اشتراک عمل کے سبق ملتے ہیں۔

(۳۳) جناب علی اصغر و جناب عبد اللہ بن حسن و اطفال حسینی کے کارناموں، فداکاریوں، خودداری و صبر و تحمل کی داستانیں بچوں کو متاثر کر سکتی ہیں۔

(۳۴) جوانوں کے خون میں گرمی کی وجہ سے استقلال پذیری بوڑھوں کی بہ نسبت بہت زاید ہوتی ہے۔ ان کو مجالس

میں جوانانِ بنی ہاشم ابوالفضل العباس جناب علی اکبر و جناب قاسم کے حلم و سلم و صبر کی تعلیم دی جا سکتی ہے۔

(۳۵) کنیزوں، غلاموں، نوکروں، ماتحتوں سے امام حسین کا محبتانہ و مساویانہ برتاؤ جناب جون و جناب فضہ کی فداکاریاں اور امام کی شفقت و محبت کے واقعات سنکر مجالس میں خادم و مخدوم فرائض شناس بن سکتے ہیں اور باہمی رشتہ اتحاد میں استحکام پیدا ہو سکتا ہے۔

(۳۶) مجالس عزا کے ذریعہ ملکی و قومی تحریکات پر حسینیت کی روشنی میں تنقید و تبصرے کرنے کا آسان ذریعہ ہے

رواسم عزا

امام حسینؑ ایک مقصد عظیم کے لئے لڑے آپ کے شہادت کی عظمت آپ کے مقصد کی پاکی میں مضمر ہے۔ آپکے کارناموں نے آپ کو لازوال زندگی کا مالک بنا دیا تھا۔ ہمارا فریضہ ہے کہ اُن کے کارناموں کی حقیقت کو سمجھیں، اُن کی اُس اہمیت کو جو انسانیت کے لئے لازم ہے سبق لیں۔ رواسم کسی مقصد تک

نہیں پہونچاتے۔ حقیقت تک پہونچنے کے لئے روحانیت کی ضرورت ہے جو امام حسین کو میدان کربلا تک لے آئی۔ رسوم عزاداری اُسی وقت تک مفید ہیں جب تک روحانیت کی منزل تک پہونچادیں ورنہ بیکار رہیں۔

محرم اور واقعہ شہادت امام کا وسیلہ ہے جب تک ہر محرم ہر مجلس عزا حق سے ہم کو نزدیک نہ کرے اور مجالس و عزاداری کی زائد سے زائد افادی صورت نہ ہو وہ خود غیر مفید شئے ہوجاوے گی۔ محرم ہر سال ایک موقع دیتا ہے ترقی قومی، تبلیغ مذہب، اصلاح اخلاق، درستی تمدن کا۔ ہم کو ہر سال اپنی جانچ کرنی چاہئے، اپنا امتحان لینا چاہیے کہ ہمارے شخصی اور جماعتی اُس کے ذریعہ سے کتنے فائدے ہوئے۔ بلکہ ہر مجلس سے اُٹھ کر ہم کو محاسبہ کرنا اور جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ قومیں ہیرو کی جستجو میں تڑپتی ہیں، کانفرنسوں، لیگوں کے قیام کے لئے تڑپتی ہیں، دستور العمل بناتی اور تقریروں تحریکوں کے لئے پلیٹ فارم ڈھونڈتی ہیں، امام حسین کا صدقہ اور مجالس عزا کا تصدق ہے ان کا پیرو زندگی کے ہر شعبہ کی ترقی کا ضامن ہے اُن کی مجالس کانفرنس لیگ ہیں، اُن پلیٹ فارم سے نشر و تبلیغ

کا بہ دولت کار لیا جا سکتا ہے، عملی زندگی اختیار کی جا سکتی ہے امام حسینؑ کی زندگی عملی ہے اُن کے پیروؤں کو بھی عملی زندگی اختیار کرنی ہوگی۔ حسینیت عبادت ہے، انسانیت ہے، صحیح مذہب ہے، عمل صالح ہے۔ عقل سلیم سے اپیل ہے، جسمانی و دماغی غلامی سے آزادی ہے۔ جان نثاران امام حسینؑ کو لازم ہے کہ امام کے بتائے ہوئے راستہ پر عمل کریں مجالس عزا کو مفید تر بنا دیں، اصلاح مراسم کریں اور مراسم عزاداری کو اصل مقصد نہ سمجھیں بلکہ اُن کو صحیح حد میں ذریعۂ حصول مقصد قرار دیں۔

(۱) حسینی سوسائٹیاں قائم ہوں جو بین الاقوامی ہوں ہر مذہب و ملت کو جو بھی حسینیت کی پابندی کرنے پر بخوشی تیار ہو اس کو ممبر سمجھا جاوے، مجالس عزا کو اس صورت میں تبدیل کیا جاوے کہ غیر اقوام بھی اُس میں ممبری کی حیثیت سے حصہ لیں، کسی جدید ادارے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) ہر حسینی سبز نشان لباس میں استعمال کرے۔

(۳) ہر حسینی، حسینی والنٹیر ہو۔

(۴) مجالس عزا میں شرکا مجلس کا ذاکر و واعظ حسینیت کا جائزہ لیتا رہے۔ ایسے ذاکر تیار کئے جاویں اور معمولی ذاکروں کے

لئے ایسی کتابیں تصنیف ہوں جو ذاکروں کو فریضہ شناس بنادیں۔

(۵) غم حسین جس کے لئے مجلسیں برپا کی جاتی ہیں، شیعوں کو ایام عزا میں سوگوار بنا کر مسرفانہ زندگی سے بچانے کا پُر زور ذریعہ ہے۔ جس کو ایام عزا گذرنے پر بھولنا نہ چاہیئے۔ اپنی زندگی کو اقتصادی زندگی بنانا چاہیئے۔ غذا لباس میں اس سوگ نشینی کے بعد اسراف نہ کرنا چاہیئے۔ امام حسین کی بے زینتی آل رسول کی سالہا سال سوگواری جن کے گھروں سے دھواں نہ اٹھتا تھا اور کھانا نہ پکاتے تھے۔ بھونے اناج کھا کر بسر کرتے تھے۔ سر میں تیل ڈالنا سرمہ لگانا کنگھی کرنا ترک کر دی تھی یہ ناسی اور پیروی اُس بزرگ گھرانے کی سوگ نشینی ہے اس سوگ نشینی میں زن و مرد اور بچوں کو نئے اور اچھے لباس اچھی اچھی غذائیں سوگواری نہیں ہے۔ وہ پھٹے پرانے کپڑے جو ایام عزا میں پہنے جاتے ہیں حیوانی اور خود ساختہ عزت کو مٹاتے ہیں، فضول خرچی سے انسان بچتا ہے، قیمتی اور نئے کپڑے سوگ نشینی میں پہننا ترک ہوتے ہیں اور انہیں پرانے دھرانے کپڑوں میں عزت و افتخار ہوتا ہے سادہ زندگی کی تعلیم ہوتی ہے۔

(٦) غم امام میں ترک لذات کرنا اور عاشورہ کے روز کا
فاقہ کس قدر اخلاق کی بلندی کا موجب ہے۔ اپنے نفس کو
مشقت وتعب کی عادت ڈالنا بھوکوں پیاسوں کی بھوک
پیاس کی قدر کرنا تکبر و نخوت کی اصلاح تزکیۂ نفس ہوتا ہے
اسراف بیجا سے انسان بچتا اور کفایت شعار بنتا ہے۔ اپنی
کمائی سے تھوڑا بہت بچا کر پس انداز کر سکتا ہے اور اس رقم
کو مفید اور کار آمد مذہبی قومی کاموں میں صرف کر سکتا ہے
یہ حسینی فنڈ تمام قومی چندوں سے بے نیاز کر کے بڑی سے
بڑی تحریکوں کو کامیاب بنا سکتا ہے۔

(٧) مجلسوں کو اپنی تبلیغی اخلاقی ادبی بنانا چاہیے۔ وہ
مجلسیں جو گھروں میں عشروں کی صورتوں میں ہوتی ہیں، اور
متعدد خطبا، ذاکرین وواعظین پڑھتے ہیں اُن سب کا دس روز
تک ایک ہی موضوع پر بیان ہو کر سامعین کے خوب دل نشیں
کرنا چاہیئے۔ مختلف موضوعوں کے سننے سے سامعین کے اذہان
مشوش خیالات میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ دس روز ہر ذاکر
سے ایک ہی موضوع پر تقریریں سنکر [illegible]
آسانی ہوگی [illegible] زاید ہوگی۔ مختلف [illegible] موضوع مختلف

مقرروں کی زبانی سن کر مکمل تاثیر نہیں ہوتی۔ ایک کی تقریر دوسرے کی تقریر پر اثر انداز ہو کر افادیت مٹادے گی۔ بانی مجلس کو پہلے سے موضوع کی اشاعت کرکے واعظین کو تیار ہونے کا موقع دینا چاہئے جس سے سامعین کا شوق سماعت اُن مجالس میں بڑھے گا تاکہ وہ ایک ہی موضوع کو متعدد زبانوں سے سنیں۔ اسی طرح سے وہ ذاکر جو تنہا عشرے کی مجلسیں پڑھتا ہے ایک ہی موضوع کو ہر مجلس میں بیان کرکے سامعین کو متاثر کرتا رہے۔ جس شہر اور قصبہ میں عشرے قائم ہوتے ہیں ہر سال کے لئے اُن کو ایک موضوع مقرر کرنا چاہئے اور بعد ختم عزا اُن مجلسوں کی اثر اندازی کا جائزہ لینا چاہئے کہ کتنی افادیت ہوئی اور کتنے نقائص دور ہوئے۔

(۸) نوحوں مرثیوں میں تبلیغی و اخلاقی شان پیدا کی جاوے محض شاعری اور بین پر اکتفا نہ ہو۔

(۹) بجائے پُر تکلف حصوں کے اور قیمتی تبرک کے مختصر حصہ پر اکتفا ہو اور جو رقم پس انداز ہو اُس سے مختصر رسالہ پمفلٹ حسینیت کی تبلیغ کے لئے بہترین اہل قلم سے لکھوا کر بشکل مجالس پر تقسیم ہوا کریں۔

(۱۰) مجالس، رقعوں، اشتہاروں میں مختصر اسباق شہادت اور اصلاح مراسم عزا کے لئے مفید مشورے شایع ہوتے رہیں۔ شبیہوں پر جلی قلم سے مختصر جملوں میں حسین کے سبق آموز واقعات لکھے جایا کریں، علموں کے پھریروں اور ٹیکوں پر مختصر کتبہ لکھے جایا کریں۔

(۱۱) ۱۳۶۱ھ میں عالم انسانیت کو حسینی یاد منانے کی دعوت دی جائے اور تیرھویں صدی کے اکسٹھویں سال کو جو تاریخ شہادت امام ہے عالم بھر میں "حسین ڈے" منایا جائے جس کا آسان طریقہ خود امام نے اپنے لئے تجویز فرمایا تھا یہ ہے کہ وقت عصر عاشور کے روز ایک کوزہ آب سرد ہر شخص حسین کی پیاس یاد کرکے دوسرے کو پلاوے اور یہ اپیل ہر قوم ہر ملک کے باشندے سے کی جاوے اس کے لئے ابھی سے حامیان عزا منظم جد وجہد شروع کریں، اخبارات، رسائل میں مسلسل مضامین شایع کریں۔ یا اس سے بھی بہتر کوئی اور انسانی خدمت تجویز کی جاوے اور متحدہ طور پر اس کی تبلیغ و جد وجہد کی جاوے اور اختلافات سے بچایا جاوے۔ اہم و مفید ترین تجاویز اس یادگار کے واسطے شایان شان حسینی تجویز ہو سکتے ہیں لیکن

عالمگیر یادگار تو وہی ہو سکتی ہے جو سادہ اور آسان ہو۔ اور انسانیت کے رشتہ میں منسلک ہونے والے جملہ مذاہب جس دعوت پر لبیک کہیں وہ تو رہتی ہے جو خود حسین علیہ السلام نے بتائی ہے یعنی پیاسے کو پانی پلا کر حسینی پیاس کی یاد کو تازہ کرنا۔ اس یادگار کو بین الاقوامیت حاصل ہونا سادگی کی وجہ سے ممکن ہے ورنہ کسی خاص قوم کی ہو کر رہ جاوے گی۔ کسی گروہ کا امام حسین سے لگاؤ اور تعلق پیدا کر دینا یہ وہ اہم بات ہے جو کسی بڑی سے بڑی یادگار میں ممکن نہیں۔ ہمارا صرف نقطہ نظر یہ ہو کہ غیر اقوام کو بھی حسین علیہ السلام سے تعلق و لگاؤ پیدا ہو جاوے۔ ایک مظلوم و پیاسے سے فطری ہمدردی ہونے کا مانع کوئی نہیں ہے۔

(۱۲) امام باڑے، کربلائیں، درگاہیں، شہر و قصبہ کے لئے مرکز روحانیت ہوں جو مذہبی، قومی، معاشرتی تحریکوں کے واسطے سینٹر کا کام دیں۔ وہ پبلک لائبریریاں اور قومی و مذہبی کلب ہوں آن کو ویران اور غیر آباد چھوڑ کر دوسری عمارتیں تعمیر کرنا مفلس قوم کا پیسہ برباد کرنا اور یورپی اور دیگر اقوام کی اندھی تقلید کرنا ہے جن قوموں کے پاس ایسی

عمارتیں نہ ہوں وہ مجبور ہیں کہ اپنے جلسوں لائبریریوں
کلبوں کے لئے عمارتیں بناویں۔ تم کو کیا ضرورت ہے کہ
اپنی نادار و مفلس قوم کا پیسہ برباد کرو۔ ساتھ ہی اسکے
تمہارے اسلاف کی یادگاریں محفوظ و باقی و آباد ہونگی
علاوہ اس اقتصادی فائدے کے یہ عمارتیں مرکز توجہ قوم
کی ہو کر ہر وقت حسینی یاد تازہ رکھیں گی اور ہماری ہر
تحریک امام حسین کے نام پر ہو کر فیوض و برکات حسینی
کی مستحق ہوگی۔

(۳۱) تعزیہ و ضریح شبیہ ضریح امام مظلوم ہیں اُن کی
تعظیم و احترام شعائر اللہ ہونے کی وجہ سے واجب ہے وہ
مدفن و قبر شہدا نہیں ہیں وہ شہید اعظم سے منسوب
ہو کر واجب التعظیم ہیں جیسے حجر اسود، صفا و مروہ انبیاء
سے نسبت پاکر شعائر اللہ ہو گئے۔ نہ اُن کی کوئی پرستش
کرنے کو جائز سمجھتا ہے نہ کوئی شیعہ ضریح و تعزیہ کی پرستش
کرنے کو جائز و مباح سمجھتے ہیں۔

لیکن آرائش و زیبائش میں اصل مقصد سے [illegible] برتر
کرنا یا اُن کو اصل مقصد بنا لینا غلط ہے۔ تعزیہ و ضریح کا جلوس

عزاداری کا مظاہرہ ہے اقوام عالم کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور تبلیغی و تاریخی تقریروں اور نوحوں سے حسینی مظلومیت اور ان کی تعلیمات کے نشر کا بہترین ذریعہ ہے۔ اُن جلوسوں کو دنگا فساد، امن سوز، دل آزار و اشتعال آمیزی سے ہرگز ہرگز کوئی منشار شہادت کو بدنام و برباد نہیں کرتا نہ دوسروں کے ایسے اعمال و افعال کو مظلومیت کی عزاداری میں گوارا کیا جا سکتا ہے۔ مظلومیت کا تو مظاہرہ ہو اس میں تشدد و اشتعال انگیزی کیسی یہ ایک دوسرے کی ضد ہیں اور اصل مقصد پر کاری ضرب ہے۔ حسینیوں کو ایسے موقعوں پر نیت کا پر زور مظاہرہ کرکے اپنی سچی پیروی حسین کی مظلومیت کی تصویر بنکر خود کو بھی سربلند و صحیح افتخار کا بہترین موقع ہے

(۱۴) علم اُس نشان کی نیابت کرتا ہے جو علمدار لشکر حسینی حضرت عباس کے ہاتھوں میں بروز عاشورہ تھا اور جس کی عظمت قائم رکھنے کے لیے علمدار نے اپنے دونوں شانے کٹوائے اور علم کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔ نشان بذاتہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کی عظمت صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ ایک اہم مقصد کی ترجمانی و نیابت کرتا ہے۔ ہم کو اس نقطۂ نظر سے اپنے علم کو دیکھنا چاہیئے

اس کی بلندی یا لفرہ و طلائی ہونے میں عظمت نہیں ہے۔ اس کی صحیح عزت یہ ہے کہ اس کے اصل مقصد کی رفعت و برتری ملحوظ رہے جس کی وہ نیابت و ترجمانی کر رہا ہے۔ آج اقوام عالم اپنے جھنڈوں کے لہرانے، بلند کرنے اور حفاظت پر جان دیتی ہیں اور اپنا قومی وقار اس کے ساتھ وابستہ رکھتی ہیں یہ حسینیت کا علم شیعہ مذہب کا قومی نشان اور قابل عزت و احترام ہے اور اقوام عالم کو اپنے نیچے انسانیت و اخلاق و تمدن کے لئے جمع ہو جانے کی دعوت اسی وقت دے سکتا ہے، جب کہ ہم میں خلوص ہو محبت و ایثار و قربانی و خدمت خلق کا صحیح جذبہ موجود ہو۔ مظلومیت صبر و استقلال کی تعلیم دیتا ہو۔ امام حسین اقوام عالم کے لئے متروکہ و میراث انسانیت ہیں۔ کسی قوم و ملک و مذہب کسی قانون ملکی سے حسینیت کا ہرگز ہرگز تصادم ممکن نہیں، لہذا کوئی وجہ نہیں کہ جب حسینیت ہر انسان کے لئے برابر مفید ہو وہ اس حسینی جھنڈہ کے نیچے جمع نہ ہو جاویں اگر اس کی صحیح طور پر ترجمانی کیجاوے تو انسانیت پرستوں کا آن واحد میں اس علم کے نیچے جمع ہو جانا کچھ دشوار نہیں ہے۔

(۱۵) گہوارہ اُس شیر خوار بچہ کی یادگار ہے۔ سچ پوچھو تو کربلا کا میدان اُسی کے ہاتھ رہا۔ اُس بوڑھے باپ کے دل سے پوچھو جو بھوکے پیاسے چھ ماہ کے بچہ کو ہاتوں پر لئے خونخوار یزیدی فوج کی انتہائی بیرحمی و بے دردی کا میدان میں جائزہ لینے آیا اور بچہ کو جلتی زمین پر لٹا کر ہٹ گیا اور بچّہ کے واسطے پانی طلب کیا جو شدت کی پیاس سے جاں بلب تھا۔ حسینؑ کے اس آخری مظلومیت کے مظاہرے نے پتھر دلوں کو ہلا دیا خونخوار تلواریں ہاتوں سے چھوٹ پڑیں، شقی ترین قلوب تھرا اُٹھے فوج میں طلاطم مچ گیا۔ لیکن حرملہ ایسے بیدرد نے تیر مار کر اس بچے کو ذبح کر دیا۔ کیا کہنا حسینی سیاست کا تاریخ عالم میں اپنے صبر و استقلال، ہمت و حوصلہ مندی و اعلےٰ مقصد کی اہمیت کے اُبھرے ہوئے نقوش چھوڑ گئے اور یزیدیوں کی شقاوت، بیرحمی، دحشت و سنگدلی و دشمنی کا ناقابل انکار اقوام عالم سے متفقہ فتوے لے لیا۔ اس یادگار منانے کو اُس بے گناہ بچے کی اگر اہمیت اُس دل گدازنہ منظر سے دی جاوے تو عالم کی روحیں بیچین ہو کر حسینؑ کو پُر خلوص مبارک باد اور عقیدتمندانہ خراج تحسین ادا کریں گی۔

(۱۶) ذوالجناح و دلدل۔ یہ اُس باوفا گھوڑے کی یادہے جس پر سوار ہو کر امام حسین نے اپنے اہم مقصد کو حاصل کر کے یزیدیت کو شکست دی۔ یہ اسپ باوفا بھی تین روز کا بھوکا و پیاسا اپنے سوار کی وفاداری میں تیروں تلواروں سے زخمی تھا اور اُس گیرودار وطوفان خیز وقت میں اپنے آقا کی اطاعت سے منہ نہ موڑ کر انسانوں کو وفا وطاعت وخدمت گذاری کے درس دیتا تھا۔ بعد شہادت امام حسین اُس جان نثار نے خون امام سے پیشانی رنگین کی۔ باگیں کٹیں، زین ڈھلا، خون میں تر اہل بیت حسینی کو خیمہ گاہ پر پہونچکر خبر شہادت دی اور یہی وہ جان نثار تھا جس نے اپنے کو دشمنوں کے ہاتھوں میں گرفتار نہ ہونے دیا اور بہت کفار کو ٹاپوں سے کچل کر فی النار کیا۔ یہی وہ مرکب تھا جس نے بعد شہادت امام مخدرہ عظیمی ملکۂ عرب وعجم شہربانو کو پشت پر سوار کر کے خاندان کسریٰ اور قوم ایران کی عزت بچالی اور اسیری سے بچا کر نہر فرات میں ڈوب کر جان دیدی۔ کیا کہنا اُس اصالت و وفا کا جو فخر انسان تھا

مہذب اقوام اپنے لیڈروں کے مجسمہ نصب کر کے احترام کرتے۔

.... یادگاریں قائم کرتے اپنے سلاطین کے پُرانے
کتبہ اور قلموں کو جن سے تاریخی احکام لکھے جاتے ہیں اور اہم
تاریخی واقعات کا جس قلم سے نکلا ہوا واقعہ لکھا جاتا ہے نیز
سپہ سالاروں، فاتحوں کی تلواروں کو بیش قرار قیمتوں پر
خرید کرکے میوزیم کی زینت قرار دیتے ہیں۔ یہ دُلدُل بھی
اُس تاریخی اسپ کی یادگار اور شعائر اللہ سے ہے۔ ناقہ جناب
صالح کے قتل کرنے والے اگر مستحق عذاب قرار پا سکتے ہیں
اصحاب کہف کا کتا اگر اپنی بے مثل وفاداری میں قرآن مجید
میں قابل ذکر ہے۔ اگر ابابیلیں ابرہہ کی فوج کو مار کر خانۂ
کعبہ کو اس کے شر سے بچانے میں قرآنی سورۃ میں قابل ذکر
ہیں، تو بیشک حسین کی سواری کا گھوڑا اپنی بے مثال وفا میں
قابل صد عزت و احترام ہے۔

(۱۰) تابوت وہ بیکس و مظلوم امام جس کو حکم شرع
بھلا دینے والے یزیدیوں نے بے گور و کفن بغیر نماز جنازہ جلتی
زمین پر درندوں اور جنگلی جانوروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا
تھا یہ اس کے جنازے کی شکل ہے۔ جس کو یزیدی حقارت
و بے پروائی کے جواب میں عزادار حسین اپنے کاندھوں پر

اٹھا کر اُس عزت دارامام کی سچی عزت کا عقیدتمندانہ مظاہرہ
کرتے ہیں اور شریعت فراموشوں کو حسینی فتح مندی اور
یزیدیوں کی حقیقی شکست کو یاد دلاتے رہتے ہیں ۔
غرض کہ یہ شبیہیں مذکرہ حالات کربلا اور یادگار حسین
اور مقصد اہم کو امام حسینؑ کے ظاہر کرنے کا مہتم بالشان
ذریعہ ہیں اصل مقصد نہیں ہیں اصل مقصد کی اہمیت ان
رواسم عزا کی اہمیت سے بہت زاید ہے ۔
(۱۸) ماتم و سینہ زنی ۔ زن و مرد کی سینہ زنی و ماتم مصیبت
اسلامی بلکہ مصیبت انسانیت پر جواب ہے یزیدیوں کی خوشیاں
منانے کا اور روز عاشورہ عید منانے کا ۔ اور غلط تفاخر کا ۔
دیکھو یزیدیوں کی خوشی میں شریک ہونے والے کتنے ہیں اور
حسینیوں کے ساتھ غم و اندوہ و سینہ زنی کرنے والے دنیا میں
کتنے ہیں اور اخلاص و محبت کا صحیح مظاہرہ اس عظیم مصیبت
میں سینہ زنی سے ہوتا ہے یا عید و خوشی منانے سے دونوں
میں سے دوست کون اور دشمن کون ہے ۔ ام المومنین
عائشہ رض کا غم رسول خدا میں منہ پر طمانچہ لگانا ۔ غم جناب عثمان
میں دس ہزار شامیوں کا سینہ زنی و ماتم کرنا ۔ مدینہ میں حضرت

حمزہ عم رسول کی خود رسول کی اصحاب سے تمنا کرکے ماتمداری کرانا بتاؤ غم کی صحیح ترجمانی خوشی و مسرت میں ہے یا کہ ماتم و سینہ زنی میں ۔

بانیان مجالس عزا اور عزاداران امام علیہ السلام کا فریضہ ہے کہ اصل مقصد کو سمجھیں اور مجالس عزا اور رسم عزاداری کے صحیح اغراض کو سمجھیں اور دوسروں کو سمجھائیں اور حسینی بننے کی کوشش کریں۔ اور تقلید پارینہ کو چھوڑ کر اس بہترین ادارے میں اصلاح کرکے مفید سے مفید ترین بنائیں

وباللہ التوفیق

۱۰ مارچ ۱۹۴۰ء

انتساب

یہ پرخلوص ہدیہ بارگاہ جناب احدیت میں پیش کرکے اجر وثواب اسکا روح پرفتوح جناب مہارانی صاحبہ طاب ثراہا ریاست عالیہ محمود آباد کو ہدیہ کیا جاتا ہے۔ ربنا تقبل منا

التماس

(۱) اپنی پوری جدوجہد سے ۱۳۶۱ھ روز عاشورہ امام حسین علیہ السلام کی بین الاقوامی یادگار منانے غیر اقوام کو شریک کار کیجئے۔

(۲) مجالس عزا جو اساس ملی ہیں انکی تنظیم اور اصلاح مراسم عزا میں انتہائی سعی و کوشش کیجئے۔ والسلام

سکریٹری

ملنے کا پتہ

سکریٹری دار التبلیغ لکھنؤ ۲۰۴ الوحیت پور روڈ کلکتہ مطب حکیم الامت علامہ ہندی مدظلہ

صحیح مشورہ

جب ہر قسم کے علاج سے کسی مرض میں مایوسی ہو تو حضرت
حکیم الامت مدظلہ سے مشورہ کرو
منیجر مطب ۱۰۴ لور چیت پور روڈ کلکتہ

"برقی"

اکثر امراض معدہ وجگر وطحال کی لاجواب دوا ہے درد قراقر
بدہضمی - نفخ بھوک نہ لگنا - معدے کی ترشی - اسہال - کو
فوراً دور کرتی ہے قیمت فی شیشی علاوہ محصولڈاک ایک روپیہ

"جواہری"

بوڑھے بچے - جوان - مرد و عورت کیلئے ہر موسم میں بہترین
غذا اور دوا ہے - اعضائے رئیسہ کو قوت بخشتی - لاغری - کمزوری
کو دور کرتی - ہر عضو کے خون کے آنے کو فوراً بند کرتی ہے دق
وسل کے لئے بہترین غذا ہے - عورتوں کے سیلان الرحم
مردوں کے کثرت احتلام و رقت کے لئے خاص شئے ہے صفراوی

صفراوی دستوں کو بند کرتی ہے۔ گرم نزلہ۔ اور سوکھی
کھانسی کے لئے لاجواب شئے ہے۔ حالت صحت میں استعمال
اس کا حافظ صحت ہے۔ لاغر وکمزور بچوں کو فربہ کرتی۔
دانت سہولت سے نکلتے۔ دست و قے بچہ کی اور تشنج و مروڑ
فوری دور ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ کا تجربہ شرط ہے۔
منی و۔ پی۔ دوا کی قیمت علاوہ محصولڈاک تین روپیہ ہے۔

ملنے کا پتہ

مطب حضرت حکیم الامت لکھنوی مدظلہ

نمبر ۱ لور چیت پور روڈ

کلکتہ

ہر قسم کی کتابت وطباعت
کیلئے
پریس ویل
ایجنسی
۱۱ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ
کو یاد رکھیں